دہشت گرد خارجی حوثیوں کا

مکہ مکرمہ پر حملہ کیا قیامت کا دن کوئی اور ہوگا؟

حوثی خوارج نے مکہ مکرمہ پر میزائل داغ دیا، جسے اللہ تعالیٰ نے ہدف سے صرف 66 کلومیٹر دور فضا میں تباہ کر دیا مگر یہاں کسی کے کان پر جوں نہ رینگی۔ اگر خدانخواستہ حوثیوں کا ''کید'' رب کعبہ ''فی تضلیل'' نہ کرتا تو کیا ہوتا؟ ہمارے خیال میں جو ہوتا، اس کی شدت کا اندازہ صرف اللہ تعالیٰ کو ہی معلوم ہے۔ ہم اتنا ہی جانتے ہیں کہ مسلمان حکومتوں کا تو ہمیں علم نہیں مگر پورے کرۂ ارض کے مسلمان حوثیوں پر ٹوٹ پڑتے اور اب تک ان کا تکہ بوٹی کر چکے ہوتے۔

شام ارض ابدال ہے۔ یوں اس کا شمار شعائر اسلام میں ہوتا ہے۔ حدیث شام اس پر گواہ ہے۔ شام میں ہی کفر و اسلام کا آخری معرکہ لڑا جائے گا جس میں اسلام فاتح ہوگا مگر یہ قرب قیامت کی نشانی ہوگا۔ قیامتِ کبریٰ کے وقتِ قیام کا علم تو صرف عنداللہ ہے مگر اس جسارت سے قیامت صغریٰ تو ضرور وقوع پذیر ہوگئی۔ ہمارے اینکر پرسن جو بات بات پر ٹاک شوز سجاتے ہیں اس حادثہ پر خاموش رہے۔ قبلہ اول ہم سے چھن گیا۔ عراق مٹ گیا۔ صدام مصلوب ہوا۔ لیبیا جل گیا۔ قذافی ذلت کی موت مارا گیا۔ عراق نے کویت پر قبضہ کرلیا۔ عراق اور ایران نو سال لڑتے رہے مگر ہماری او۔آئی۔سی شط العرب کا قضیہ ختم نہ کرا سکی۔ کویت پر سے عراق کا قبضہ امریکہ نے چھڑایا۔ ہماری اخوتِ اسلامی کہاں سوگئی ہے؟

ہمیں شام سے حدیث شام کے حوالے سے عقیدت ہے۔ ہمیں بجا طور پر یہ خوش فہمی تھی کہ ایران یہاں مسلمان پڑوسی کا کردار ادا کرے گا اور امریکی سازش کو سمجھے گا مگر اس کی موجودگی اور روس کی معیت میں شام خاک و خون میں لوٹ گیا۔ قدیم و جدید تہذیب کا یہ مرکز ملبے کا ڈھیر بن گیا۔ آئینہ حلب کی کرچیاں فضائے بسیط میں منتشر ہوگئیں۔ شامی آرمی ہی اب باقی رہ گئی تھی جو اسرائیل کا مقابلہ کرسکتی تھی۔ دشمنوں نے اس کی حربی صلاحیت مٹا کر رکھ دی۔ ایران تجاہل عارفانہ کر رہا ہے یا امہ کے درد سے واقعی ناآشنا ہے۔ حسن نصر اللہ کی فرقہ پرستی سے لبنان کے 55 فیصد مسلمان، سنی اور شیعہ کے خانوں میں تقسیم ہو کر 45 فیصد

عیسائیوں کے مقابلے میں بے اثر اقلیت میں بدل چکے ہیں۔اب روس اور ایران جو بم وہاں برسا رہے ہیں ان میں کوئی ایسا آلہ نہیں لگا ہوا جو سنی شیعہ مقتولین میں امتیاز کر سکتا ہو مگر بد قسمتی سے روس اور ایران سنی علاقوں، بستیوں اور آبادیوں کو ہی نشانہ بنا رہے ہیں۔ شامی مہاجرین در بدر اور کیمپوں میں پڑے ہیں۔ایران اسلامی جمہوریہ اور اسلامی انقلاب کا دعویدار ہے تو آگے بڑھے، اپنا کردار ادا کرے۔یمن میں باغی حوثیوں کی سرکوبی کرے۔ داعش کیا ہے، یہ داعش کو خود بھی معلوم نہیں۔ایک سرخ آندھی ہے جو مطلع شام پر چڑھ آئی ہے۔ ہر سُو موت رقص کر رہی ہے۔ہسپتال تباہ ہو گئے۔تعلیمی ادارے پیوند زمین ہو گئے۔ پڑھنے اور پڑھانے والے سب جل مرے۔ بھاگ گئے یا یورپی اقوام کی سرحدوں پر پناہ کی طلب میں سرگرداں ہیں۔

داعش کے اپنے کوئی مقاصد نہیں ہیں۔جس طرح یہاں طالبان گزشتہ بیس سال سے بے مقصد جنگ لڑ رہے ہیں۔امریکہ کا تو کچھ نہ بگاڑ سکے جبکہ پاکستان کی معیشت، معاشرت، تجارت کو برباد کر کے رکھ دیا۔ بلاتمیز، پولیس، فوج، شیعہ، بریلوی، دیوبندی الغرض جو ملا اُسے مار ڈالا اور خود بھی مرتے گئے۔اسی طرح داعش کا منشور عراق اور لیبیا کی تباہی کا ردعمل ہے۔مگر رنگ فرقہ واریت کا چڑھا لیا، لبادہ جہاد کا اوڑھ لیا اور ہدف شام کو بنا لیا۔ایران، شام میں دور حاضر کے ہلاکو بشار کی حکومت کو بچانے میں کہاں تک کامیاب ہوگا، اس کا فیصلہ تو وقت ہی کرے گا لیکن شام کی تباہی میں بڑا حصہ دار بن گیا۔یمن میں حوثیوں کا فتنہ مٹانے کی جگہ سعودی عرب کی دشمنی پر اتر آیا اور آج یہ وقت آن پڑا ہے کہ ''حرمین شریفین'' مکہ و مدینہ خود اہل قبلہ کے ہاتھوں خطرے میں ہیں۔

ہمارے ہاں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو مسلکی بنیادوں پر آلِ سعود کی حکومت سے نفرت کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ امریکہ آلِ سعود کی حکومت مٹا کر، انہیں وہاں قابض کرا دے گا یہ خام خیالی ہے۔اگر خدانخواستہ امریکہ نے ایسا کر ہی دیا تو پھر وہاں اسرائیل کا قبضہ کرائے گا۔نادان مسلمانوں نے اپنی بڑی بڑی عظیم الشان سلطنتیں اسی قسم کی ادنیٰ فکر کے تحت گنوائی ہیں۔ایران، شام کو بچائے ورنہ بشار حکومت بھی جائے گی اور شام بھی مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل جائے گا۔

کوئی مسلمان مفکر یہ نہیں سوچتا کہ دنیا کے مہاجر کیمپوں میں کوئی عیسائی، کوئی یہودی، کوئی پارسی، کوئی ہندو اور کوئی سکھ کیوں پناہ گزیں نہیں ہے۔ان کیمپوں میں افغانی، شامی، بہاری، روہنگیا اور کشمیری مسلمان ہی کیوں قیام پذیر ہیں؟

اگر حوثی خوارج کا چلایا ہوا میزائل، مکہ مکرمہ سے 65 کلومیٹر دور تباہ نہ کر دیا جاتا تو کیا ہوتا۔ آلِ سعود کی حکومت کو گرانا، دراصل ''حرمین شریفین'' سے دشمنی ہے۔ ایران سے محبت کا دم بھرنا اور حکومت ایران کو کمزور کرنے کی تدبیر کرنا، دراصل ایران سے دشمنی ہے۔ اسی طرح آل سعود کی حکومت کو حجاز مقدس سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ حکومت اور ملت اندرونی طور پر تو دو ہو سکتی ہیں، جیسا کہ آج کل تحریک انصاف کر رہی ہے۔ مگر بیرونی جارحیت کے وقت، اہل پاکستان اور حکومت جسد واحد ہوں گے۔ شیعان پاکستان کی اپنی سلامتی، پاکستان کے اہل سنت سے جڑی ہے اس لیے وہ تحفظ حرمین شریفین میں ہماری آواز میں آواز ملائیں۔ اللہ تعالیٰ نے حرمت مکہ کی قسم کھائی ہے ﴿لا اقسم بهذا البلد﴾ اسے ﴿ببكة مباركًا﴾ فرمایا ہے۔ اس گھر میں داخل ہونے والے کو امن دیا ہے۔ ﴿و من دخله كان امنًا﴾ ہم ایمان کامل رکھتے ہیں اللہ اخبث الاقوام امریکہ کی جڑ کھود ڈالے گا۔ اس کے ملک کو مٹا دے گا۔ عرب شریف، حرمین مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کو برباد کر دینے کے منصوبہ سازوں، اسرائیل، انڈیا اور امریکہ کی فکر شریر میں اختلاف پیدا کر دے گا۔ مکہ مکرمہ کو قرآن نے ﴿هذاالبلد الأمين﴾ کہا ہے۔ اسے مبارک فرمایا ہے۔ اللہ اسے جائے امن کہہ کر اس کی تخریب نہ کرنے دے گا۔ تاہم یہ دیکھنا ہمارا فرض ہے کہ بیروت اور حلب میں گرنے والے بم اپنی ہلاکت آفرینیوں میں سنی شیعہ کی تمیز نہیں کرتے۔

عراق برباد ہو گیا۔ لیبیا ملبے کا ڈھیر بن گیا، شام کی اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی۔ القدس شریف پر یہودی قابض ہو گئے۔ کشمیر میں انڈیا، مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ رہا ہے۔ فلسطینی اپنے وطن کی تلاش میں صحرائے سینا میں تیہ گردی کر رہے ہیں مگر مسلمانوں کی عقل پر ایسے پتھر پڑے ہیں کہ اغیار کے ہاتھوں مر رہے ہیں مگر خود مسلم کشی میں مصروف ہیں۔

جب ہم تحفظ حرمین شریفین کی بات کرتے ہیں، تو دراصل ہم پورے عالمِ اسلام کے تحفظ کی بات کرتے ہیں کیونکہ حرمین شریفین مدارِ اسلام ہے۔ اسی کے گرد عالمِ اسلام گھوم رہا ہے۔ دشمن اب اس مدارِ اسلام کو گرا دینے کے درپے ہو چکے ہیں یہ اسلام کا آخری حصار ہے۔ مدار ٹوٹ گیا تو اس کے گرد گھومنے والے سیارے اپنا وجود برقرار نہ رکھ سکیں گے۔ یوں مسلمان ریت کے ذرات کی طرح بکھر جائیں گے اور اسلام کا گلشن صحرا بن کر رہ جائے گا۔